(This question paper contains 2 printed pages)

Roll No.

867

B. A. (Prog.)/II/III

Urdu-B **D**

Duration : 3 Hours Maximum Marks : 75

Instructions for Candidates

1. Write your Roll. No. on the top immediately on receipt of this question paper.

-1 مضمون ''اردو لٹریچر کے عناصر خمسہ'' میں مصنف نے کن کن عناصر کا احاطہ کیا ہے۔ وضاحت کیجئے۔ 10

یا

راجندر سنگھ بیدی کے افسانہ ''لاجونتی'' کی روشنی میں ان کی افسانہ نگاری پر تبصرہ کیجئے۔

-2 پطرس بخاری یا رشید احمد صدیقی کی مزاح نگاری پر ایک تفصیلی مضمون لکھئے۔ 10

-3 اختر الایمان یا جوش کی نظم نگاری پر تبصرہ کیجئے۔ 10

یا

فانی یا حسرت موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجئے۔

-4 مندرجہ ذیل میں سے تین کی تعریف مع مثالوں کے کیجئے۔ 15

کنایہ، مجاز مرسل، قصیدہ، داستان، آزاد نظم، تجاہل عارفانہ

-5 مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر مضمون تحریر کیجئے۔ 10

(۱) تیوہاروں کی اہمیت

(۲) میرا پسندیدہ شاعر

(۳) زندگی کا مقصد

-6 درج ذیل شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجئے۔ 10

(الف)

پھر چلی ہے ریل اسٹیشن سے لہراتی ہوئی — نیم شب کی خامشی میں زیر لب گاتی ہوئی
ڈگمگاتی، جھومتی، سیٹی بجاتی کھیلتی — وادی و کہسار کی ٹھنڈی ہوا کھاتی ہوئی
تیز جھونکوں میں وہ چھم چھم کا سرودِ دلنشیں — آندھیوں میں مینہ برسنے کی صدا آتی ہوئی
جیسے موجوں کا ترنم جیسے جل پریوں کے گیت — ایک اک لے میں ہزاروں زمزمے گاتی ہوئی
ٹھوکریں کھا کر لچکتی گنگناتی جھومتی — سرخوشی میں گھنگھروؤں کی تال پر گاتی ہوئی

(ب)

اپنا سا شوق اوروں میں لائیں کہاں سے ہم — گھبرا گئے ہیں بے دلیِ ہمرہاں سے ہم
کچھ ایسی دور بھی تو نہیں منزلِ مراد — لیکن یہ جبکہ چھوٹ چلیں کارواں سے ہم

بے تابیوں سے چھپ نہ سکا حالِ آرزو　　آخر بچے نہ اس نگہِ بدگماں سے ہم
خلوت بنے گی تیرے غمِ جاں نواز کی　　لیں گے یہ کام اپنے دلِ شادماں سے ہم
ہے انتہائے یاس بھی اک ابتدائے شوق　　پھر آگئے وہیں پہ چلے تھے جہاں سے ہم

7- ذیل کے نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح سیاق وسباق کے ساتھ کیجیے۔ 10

(الف)

میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ کوئی انسان یا انسانوں کی گڑھی ہوئی بیوروکریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائے۔ محکومی اور غلامی کے لیے کیسے ہی (خوش نما) نام کیوں نہ رکھ لیے جائیں وہ غلامی ہی ہے اور خدا کی مرضی اور اس کے قانون کے خلاف ہے۔ پس میں موجودہ گورنمنٹ کو جائز تسلیم نہیں کرتا اور اپنا ملکی، مذہبی اور انسانی فرض سمجھتا ہوں کہ اس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلاؤں۔

انصاف کی پامالی میں اس کی جرأت ان تھک اور دلیری بے لگام ہیں۔ سمرنا میں ۸۰ فی صدی مسلمانوں کی آبادی ہے مگر وزیر اعظم بغیر کسی شرمندگی کے مسیحی آبادی کی کثرت کا اعلان کر دیتا ہے۔ یونانی حکومت تمام اسلامی آبادی کو خون اور آگ کے سیلاب میں غرق کر دیتی ہے لیکن وہ بے دھڑک ترکی (مظالم) کی فرضی داستانیں بیان کرتا رہتا ہے اور خود انگلستان کے بھیجے ہوئے امریکن کمیشن کمیشن کی رپورٹ پوشیدہ کر دی جاتی ہے۔

(ب)

سرسید نے ادب اور معقولات پر جس حد تک مجتہدانہ رنگ چڑھایا، دراصل ان کی ادلیات میں داخل ہونے کے لائق ہے۔ یہ ان ہی کے قلم کی آواز بازگشت ہے جو ملک میں بڑے سے بڑے مصنف کے لیے دلیل راہ بنی۔ آج جو خیالات بڑی آب وتاب اور عالمانہ سنجیدگی کے ساتھ مختلف لباس میں جلوہ گر کیے جاتے ہیں دراصل اسی زبردست اور مستقل شخصیت کے عوارض ہیں ورنہ پہلے یہ جنس گراں باوصف استطاعت، اچھوں اچھوں کے دست رس سے باہر تھی۔ سرسید کے کمالات ادبی کا عدم اعتراف صرف ناشکری نہیں بلکہ تاریخی غلطی ہے اور میں خوش ہوں کہ شریف النفس حالی نے آج کل کی بہتر سے بہتر سوانح عمری لکھ کر منحرف طبائع کو بہ وساطت سخت سے سخت شکست دی جو خیال میں آسکتی ہے۔ لیکن نئی نسل پچھلا سبق کسی قدر بھول چلی ہے، حالانکہ کہ سرسید کے حقوق زیادہ تر اسی کی گردن پر ہیں بلکہ مجھے کہنا چاہیے کہ لٹریچر کے حقوق کا اقتضا یہ ہے کہ سرسید کے علمی کارنامے پر نگاہ عکس ریز ڈالی جائے اور اس کے لیے سجاد حیدر (یلدرم) مجھے زیادہ ترموزوں معلوم ہوتے ہیں۔